B.A. PART I
URDU (H)
Paper – I
Dr. Md. Shamshad Akhtar

MASNAVI SEHRUL BAYAAN

مثنوی سحرالبیان

مثنوی سحرالبیان میر حسن کی مشہور مثنوی ہے۔ یوں تو میر حسن نے اور بھی مثنویاں کہیں ہیں لیکن جو اہمیت مثنوی سحرالبیان کو حاصل ہے وہ اُن کی دوسری مثنویوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ بقول وہاب اشرفی

"مثنوی سحرالبیان" واقعی اردو مثنویوں میں شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔"

میر حسن کا نام:۔ غلام میر حسن — والد کا نام:۔ ضاحک

تاریخِ پیدائش:۔ سنہ ۱۷۳۷ء (ایک اندازے کے مطابق)

مقامِ پیدائش:۔ دہلی — ابتدائی تعلیم:۔ والد کی نگرانی میں

زبانیں:۔ اردو کے علاوہ عربی اور فارسی میں بھی مہارت

میر حسن نے جب آنکھیں کھولیں تو اُس وقت دلی کا بُرا حال تھا۔ خانہ جنگیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا اس پر مرہٹوں کے حملوں سے دلی کے حالات بے حد خراب تھے۔ ہر طرف افراتفری اور غیر یقینی حالات کا سامنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میر حسن دہلی سے کوچ کر گئے اور لکھنؤ کی راہ لی پھر اُس کے بعد فیض آباد آ گئے۔ اُس وقت فیض آباد میں نواب سالار جنگ کی حکومت تھی، میر حسن نے نواب سالار جنگ کی شان میں ایک قصیدہ کہا اور اسی کی بدولت نواب کے دربار سے اُن کا وظیفہ مقرر ہو گیا۔

مثنوی گلزارِ ارم اُن کے فیض آباد کے قیام کے

دوران لکھی گئی مثنوی ہے جس میں فیض آباد کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔

مثنوی سحر البیان کی اہمیت کا اندازہ میر حسن کو بھی بخوبی تھا حالانکہ انہوں نے دوسری مثنویوں میں بھی اپنی فنِ شاعری کے جوہر دکھائے ہیں لیکن انہوں نے اپنی مثنوی سحر البیان سے متعلق خود کیا کہا؟ یہ دیکھئے:۔

ذرا منصفو داد کی ہے یہ جا | کہ دریا دیا ہے سخن کا بہا
زبس عمر کی کہانی میں صرف | تب ایسے یہ نکلے ہیں موتی حرف
نہیں مثنوی ہے یہ اک پھلجھڑی | مسلسل ہے موتی کی گویا لڑی
نئی طرز ہے اور نئی ہے زبان | نہیں مثنوی ہے یہ سحر البیان
رہے کامیاب میں مرا اس سے نام | کہ ہے یادگارِ جہاں یہ کلام
ہر اک بات پہ دل میں خوں کیا | تب اس طرح رنگیں یہ مضموں کیا